تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

14/12/94

ندائے خلافت

ہفت روزہ لاہور

خبرنامہ

جلد نمبر ۳ شمارہ 49 14 دسمبر تا 20 دسمبر 1994ء 10 رجب تا 16 رجب 1415ھ قیمت فی پرچہ: ۲ روپے

وہ جمہوریت جس کا راگ الاپا جارہا ہے کہیں نظر نہیں آتی۔ ڈاکٹر اسرار احمد

کراچی میں پولیس ڈاکے کی وارداتوں میں برابر کی حصے دار ہے ○ ہم بہت سی جکڑ بندیوں میں جکڑے جاچکے ہیں ○

جو شخص جتنے بڑے منصب پر فائز ہے وہ اسی نسبت سے جھوٹا اور فریبی ہے۔ بھٹو اور ضیاء الحق دونوں انتہائی بد قسمت انسان تھے۔

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دارالسلام باغ جناح میں اجتماع جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ ملک پاکستان میں دینی و احیائی تحریکوں کا محسوس نتیجہ ابھی تک سامنے نہیں آسکا۔ ملک کی صورت حال روز بروز مایوس کن ہوتی جا رہی ہے اور ہم بحیثیت قوم ایک بھیانک انجام کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔ حالات و واقعات کا سامنا کرنے کی بجائے ان سے نظریں چرائی جا رہی ہیں' ہمارے اس قومی رویے سے موجود الوقت حقائق بدل نہیں سکتے۔ حقائق تو وہی رہتے ہیں کبوتر کے آنکھیں بند کرلینے سے بلی غائب نہیں ہو جاتی۔ تباہی و بربادی کے بادل ہمارے اوپر منڈلا رہے ہیں۔ سیاسی سطح پر افراتفری کے حالات ناگفتہ بہ ہیں۔ جن کی وجہ سے موجودہ حکومت کے اقتدار کا پتا کبھی کا چاک ہو جانا چاہئے تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت کو بڑا مضبوط غیر ملکی سہارا حاصل ہے۔

اصول' ضابطے اور قانون نام کی ہر شے کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اسمبلیوں میں قانون سازی کا کوئی کام سرے سے نہیں ہو رہا۔ حکومت کا پورا نظام صدر اور گورنروں کے آرڈیننسوں کے بل پر چلایا جا رہا ہے۔ اسمبلیوں میں دھینگا مشتی اور مارکٹائی روز کا معمول ہے۔ وہ جمہوریت جس کا راگ الاپا جا رہا ہے کہیں نظر نہیں آتی۔ پورے ملک کی قسمت کے فیصلے ایک شخصیت طے کر رہی ہے دوررس اثرات کے حامل غیر ملکی سرمایہ کاری کے منصوبوں تک کو اسمبلیوں سے باہر بالا ہی بالا فیصلے کئے جا رہے ہیں۔ موجودہ حکومت کی طرح سابقہ دور حکومت میں بھی موٹر وے جیسے منصوبوں پر اسمبلی میں کوئی مشورہ سامنے نہیں آیا تھا۔ ان حقائق کی روشنی میں موجودہ نظام کو کس حوالے سے جمہوریت سے تعبیر کیا جائے۔ حکومت نے ملک کی اہم بندرگاہ پر مشتمل ایک بہت بڑا رقبہ عمان کی عرب ریاست کو پٹے پر دے دیا ہے' اتنے بڑے فیصلے کرتے وقت بھی ملک کے آئینی و قانونی اداروں سے رائے نہیں لی جاتی۔ گویا اس وقت ملک میں نہ کوئی ادارہ سلامت ہے نہ کوئی قانون اور ضابطہ موجود ہے ۔ حکومت اور اپوزیشن کی باہمی مخالفت اس انتہا کو پہنچ چکی ہے کہ ارشاد احمد حقانی جیسے صحافی بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ حکومت اور اپوزیشن دونوں عقل و خرد سے محروم ہیں۔ ایسے حالات میں کسی مفاہمت کی توقع تو بہت دور کی بات ہے محض افہام تفہیم بھی محال نظر آ رہی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا موجودہ اپوزیشن لیڈر میاں نواز شریف کو ایک بڑی عوامی تائید حاصل ہے۔ وہ ایک بڑی اور مضبوط اپوزیشن کا قائد ہے' اس نے ڈھکے چھپے انداز میں فوج کو آئینی ذمہ داریاں پورا کرنے کی دعوت دی ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ فوج کو درحقیقت مارشل لاء لگانے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ "مقتدر" طاقتوں سے راہ و رسم رکھنے والے پیرپگاڑو بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ موجودہ سیاسی حالات کا واحد حل مارشل لاء ہے۔

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ بدامنی اور دہشت گردی کے حوالے سے کراچی کی ایک نمایاں حیثیت بن چکی ہے وہاں کے حالات سے ہر محب وطن شخص خون کے آنسو بہانے پر مجبور ہے حال ہی میں جس وحشیانہ انداز میں تکبیر کے مدیر جناب صلاح الدین (مرحوم) کو بہیمانہ طریقے سے قتل کیا گیا وہ حالات کی سنگینی کا واضح ثبوت ہے۔ ہر شخص دہشت گردوں کی کارروائیوں سے غیر محفوظ ہے۔ دن دہاڑے قتل و غارت گری' ڈاکے روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ اہل کراچی کہتے ہیں اکثر وارداتوں میں خود پولیس ملوث ہوتی ہے۔ ہر ڈاکے میں پولیس کا برابر کا حصہ ہوتا ہے جس ملک میں عوام کی محافظ پولیس ڈاکوؤں کی حصہ دار بن جائے وہاں تحفظ اور امن کون فراہم کر سکتا ہے؟

حکومت دہشت گردی کے مرتکب ملزموں میں سے کسی ایک ملزم کو بھی پکڑنے قاصر ہے سزا تو بڑی دور کی بات ہے۔ گویا ہم خود اپنے ملک کی تباہی و بربادی میں لگے ہوئے ہیں' اس کی بنیادوں کو کھود رہے ہیں۔ تقسیم ہند کی واحد بنیاد یہی دین تھا مگر اسے ہم نے آج تک رائج نہیں کیا۔ دین کے علاوہ اس ملک کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ بے بنیاد شے ایک نہ ایک دن ختم ہو جاتی ہے۔ دین کے نفاذ کے بغیر پاکستان اپنا جواز کھو چکا ہے۔ چنانچہ اب ملک میں قبائلی' لسانی' مذہبی و علاقائی اور صوبائی عصبیتوں نے باہمی نفاق کا روپ دھار لیا ہے ہمارے قومی کردار کا بھی حال یہ ہے کہ جو شخص جتنے بڑے منصب پر فائز ہے وہ اسی نسبت سے اتنا بڑا جھوٹا اور فریبی ہے' یہ بدعنوانی زندگی کے ہر شعبے کو اپنی گرفت میں لے چکی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ کے آخری عذاب سے پہلے بندہ مومن کے سامنے امید کا پہلو موجود رہنا چاہئے۔ توبہ و انابت کا موقعہ موجود ہے یہ توبہ ایسے انداز کی ہو کہ پوری قوم کی طرف سے کفارہ بن سکے۔ اسی سے ہماری مشکلات کا علاج ہو گا۔ اس کے علاوہ ہمارے امراض کے علاج کے لیے کوئی نسخہ شفاء کارگر نہیں ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا حال یہ ہے کہ سیلاب ہماری جانب بڑی تیزی سے آ رہا ہے مگر اس سے بچاؤ کے لیے کوئی تدبیر ہم نہیں کر رہے ایسے معلوم ہو رہا ہے کہ ہم بہت سی جکڑ بندیوں میں جکڑے جا چکے ہیں۔ اس وقت مغرب کی تہذیب پوری دنیا پر حکمرانی قائم کر چکی ہے۔ جس میں مادہ پرستی معاشرتی و اخلاقی بندھنوں سے آزاد مخلوط معاشرت و اباحیت پسندی اور نیشنلزم سیکولرازم کی شکل میں الحاد نے ہر جگہ پنجے گاڑھ رکھے ہیں۔

ایک خوف ناک سانپ نئے عالمی مالیاتی نظام کی شکل میں ہم پر حملہ آور ہو چکا ہے پوری دنیا ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف جیسے اداروں کی آہنی گرفت میں جکڑی جا چکی ہے شکنجہ اس قدر مضبوط ہے کہ نواز شریف جیسا شخص بھی وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو نافذ نہیں کر سکا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دباؤ اور طاقت ہے جس نے ہمیں پوری طرح مفلوج کر رکھا ہے۔ عالمی سرمایہ داروں کے پیٹ میں پاکستان کی محبت کا مروڑ بے وجہ پیدا نہیں ہوا۔ ہماری آنے والی نسلوں کی تربیت عالمی ذرائع ابلاغ کی مرہون منت ہو کر رہ گئی ہے۔ عالمی استبدادی نظام نیو ورلڈ آرڈر کے نام پر اپنی کامیابی کے قریب پہنچ چکا ہے۔

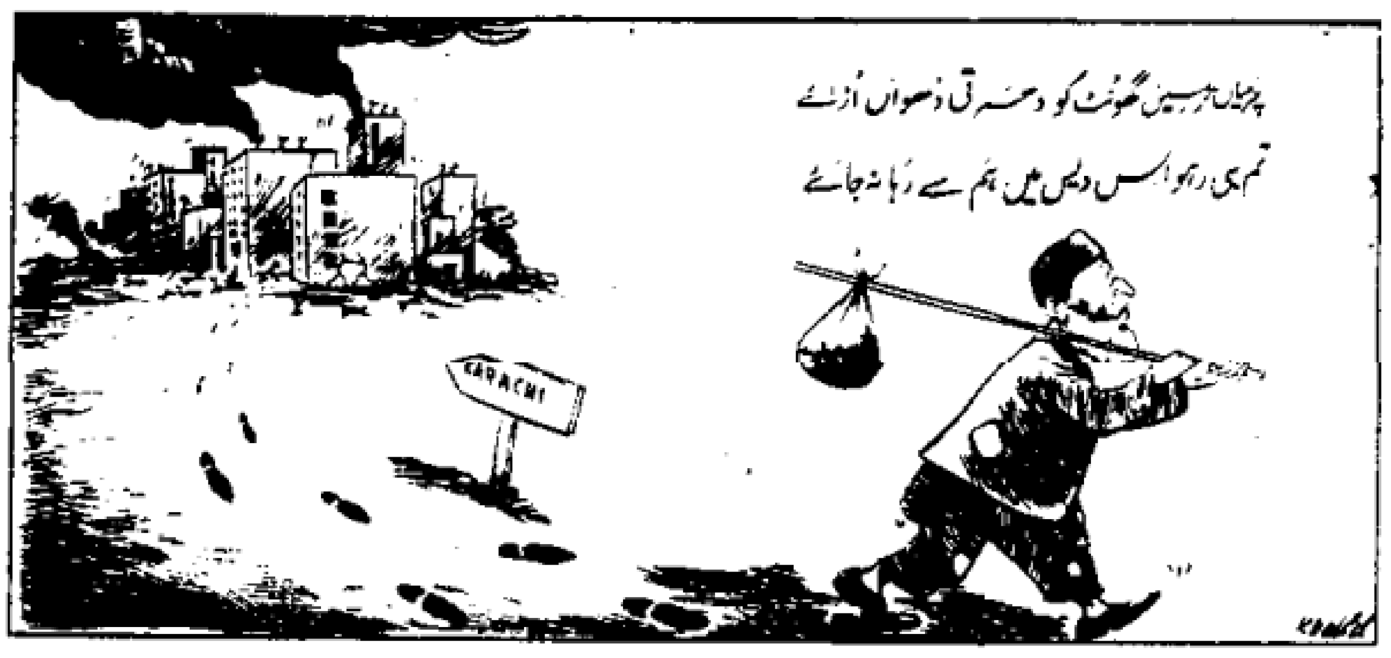

ایدھی اور عمران خان باطل نظام کے خاتمے کے لئے آگے آئیں

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے عبدالستار ایدھی کے ملک چھوڑتے وقت کے اخباری بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ خمینی بننا نہ تو ایدھی کے لیے ممکن ہے اور نہ ہی عمران خاں کے لیے لیکن یہ دونوں حضرات لینن اور ماؤزے تنگ تو بن سکتے ہیں۔ دکھی انسانیت کی خدمت یقیناً قابل قدر کام ہے۔ عمران خان جیسے کینسر ہسپتال کی تکمیل کے بعد تعلیمی نظام کی اصلاح کے لیے جدوجہد کرنے کا ارادہ ظاہر کر رہے ہیں ویسے ہی میں عمران سے کہتا ہوں کہ وہ ظالمانہ نظام کے خاتمے کے لیے آگے آئیں' جس کی وجہ سے لوگ غربت و بے کسی کا شکار ہیں۔ کوئی انسان کسی دوسرے انسان کا محتاج نہ رہے۔ کفالت کا نظام مہیا کرنا حکومت کا فرض اور ذمہ داری ہے جس میں روزگار' تعلیم' علاج سب شامل ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کر دیا جائے تو یہ' سب سہولتیں اور تحفظات ہر شخص کو آپ سے آپ ملنا شروع ہو جائیں گی۔ ایک طرف غربت و افلاس کے گہرے اور تاریک سائے ہیں جبکہ دوسری جانب دولت و ثروت کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ جاگیرداری و سرمایہ داری نظام کی وجہ سے ہماری قومی سیاست میں گند پھیلا ہوا ہے۔ یہ ایک گھناؤنا کھیل بن چکا ہے جسے اقتدار کے لیے مسلسل کھیلا جا رہا ہے ڈاکٹر صاحب نے کہا کاش کوئی ماؤزے تنگ یا لینن آ جائے۔ جو یہاں کے جاگیرداری نظام کو ختم کر دے۔ یہ کارنامہ خدا کی قسم ایک بہت بڑے خیر کا ذریعہ بن کر سامنے آئے گا۔ بھٹو کو یہ موقعہ حاصل ہوا تھا مگر چونکہ وہ خود جاگیردار تھا اس لیے وہ اپنی چمڑی سے باہر نہ نکل سکا۔ اسی طرح جنرل ضیاء الحق عمر بن عبدالعزیز بن سکتے تھے مگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہے۔ یہ دونوں ہماری قومی تاریخ کے دو انتہائی بد قسمت افراد تھے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ دولت کی تقسیم کے غلط نظام کو توڑنا سب سے بڑی خدمت خلق ہے۔ خدمت خلق کے سب سے بڑے قائد محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ وحی کے آغاز سے پہلے خدمت خلق کے تمام کام آپ نے سرانجام دیئے۔ جبکہ وحی کے نزول کے بعد جہاد و قتال کے ذریعے اجتماعی سطح پر عادلانہ نظام کے قیام کی جدوجہد اور دوسرے لوگوں کی عاقبت سنوار کر جہنم کی ابدی آگ سے نجات دلانا شامل تھا۔ بین الاقوامی جکڑ بندیوں سے نکلنے کے لیے جو ہمت اور جرات درکار ہے جس درجہ کی قربانی اور ایثار درکار ہے' جو عزم ضروری ہے وہ اسلام کے علاوہ کسی اور جگہ سے دستیاب نہیں ہو سکتا۔ ہمارے پاس ایک ہی راستہ ہے وہ یہ کہ دوڑو اللہ کی طرف' اس کی جناب میں توبہ کرو اسی طرح اس کی مدد آئے گی پھر امریکہ کیا اس کا باپ بھی ہمیں کچھ نہ کہہ سکے گا'

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

حالات حاضرہ

فرقہ واریت کا عفریت

فرقہ واریت ملک تباہ کر دیگی

خدا کے گھر میں بھی لوگ محفوظ نہیں

☆ ان پیش کردہ تراشوں سے بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ مسلکی اختلافات نے بالآخر کیا شکل اختیار کر لی ہے۔ آیئے فرقہ واریت کے موضوع پر اللہ رب العزۃ کے ارشادات کا مطالعہ کریں۔ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو' اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور (دیکھو!) تم کو موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم اسلام پر ثابت قدم ہو۔ اور (دیکھو!) سب مل جل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے تمہارا حال یہ تھا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے تھے' اس نے تمہارے دل جوڑ دیئے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے۔

تمہارا حال یہ تھا کہ آگ سے بھری ہوئی خندق ہے اور اس کے کنارے کھڑے ہو (ذرا پاؤں پھسلا اور شعلوں میں جا گرے) لیکن اللہ نے تمہیں اس حالت سے نکال لیا (اور زندگی و کامرانی کے میدانوں میں پہنچا دیا)۔ اللہ اس طرح اپنی (کار فرمائیوں) کی نشانیاں واضح کرتا ہے تاکہ تم (منزل مقصود کی) راہ پالو۔ اور (دیکھو!) ضروری ہے کہ تم میں کچھ لوگ تو ایسے ہونے چاہئیں جو بھلائی کی دعوت دیں' نیکی کا حکم دیں' اور برائیوں سے روکتے رہیں۔ جو لوگ یہ کام کریں گے وہی کامیاب ہو پائیں گے۔ اور (دیکھو!) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور (کتاب اللہ) کی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہو گئے۔ جنہوں نے یہ روش اختیار کی وہ اس روز سخت سزا پائیں گے۔ جبکہ کچھ لوگ سرخ رو ہوں گے اور کچھ لوگوں کا منہ کالا ہو گا۔ جن کا منہ کالا ہو گا (ان سے کہا جائے گا کہ) نعمت ایمان پانے کے بعد بھی تم نے کافرانہ رویہ اختیار کیا؟ اچھا تو اب اس کفران نعمت کے صلہ میں عذاب چکھو۔ رہے وہ لوگ جن کے چہرے روشن ہوں گے تو ان کو اللہ کے دامن رحمت میں جگہ ملے گی اور وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہیں گے۔ یہ اللہ کے ارشادات ہیں جو تمہیں ٹھیک ٹھیک سنا رہے ہیں کیونکہ اللہ دنیا والوں پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ زمین و آسمان کی ساری چیزوں کا مالک اللہ ہے اور سارے معاملات اللہ ہی کے حضور پیش ہوتے ہیں۔"
(پارہ 4' سورۃ آل عمران' آیت 102 تا 109)

جناح ہال میں "سقوط ڈھاکہ" کے موضوع پر جلسہ ہوگا۔

تحریک خلافت پاکستان کے زیر اہتمام 16 دسمبر بروز جمعہ بعد نماز مغرب جناح ہال لاہور میں سقوط ڈھاکہ کے موضوع پر جلسہ منعقد ہوگا جس سے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد اور ناظم اعلیٰ تحریک خلافت جنرل (ر) محمد حسین انصاری خطاب کریں گے۔

کراچی میں جاں بحق ہونے والے سپاہ صحابہ کے رہنماؤں کی میتیں لاہور پہنچا دی گئیں
اعظم طارق نے ائرپورٹ پر نماز جنازہ پڑھائی: کارکنوں کا احتجاج' ٹریفک بلاک
ایک گھنٹہ ائرپورٹ پر روکے رکھنے کے بعد میتیں بہاولنگر روانہ کر دی گئیں

شورکوٹ میں سپاہ صحابہؓ کے کارکن کو قتل کر دیا گیا
شہر میں کاروباری مراکز احتجاجاً بند ہو گئے' کارکنوں نے ٹائروں کو آگ لگا کر ٹریفک بلاک کر دی
میت کو لے جانے والے جلوس کے شرکاء اور مخالف فرقے کے کارکنوں کے درمیان فائرنگ' پولیس نے حالات پر قابو پا لیا
جب تک اصل قاتل گرفتار نہیں ہوتے مقتول کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائیگی: مولانا عبدالغفور جھنگوی

فرقہ واریت کے خاتمہ کیلئے اسلحہ کی نمائش پر پابندی اور حکومت کی آٹھ نکاتی پالیسی
پابندی کیساتھ دیگر اقدامات بھی کرنا ہونگے' سیاسی و مذہبی رہنماؤں کی رائے
عملی کام کی ضرورت ہے' اپوزیشن کا تعاون لیا جائے: ایس ایم ظفر' حکومت حل کیلئے سنجیدہ ہے: شیخ رشید
عمل نہ ہوا تو فائدہ نہیں ہو گا: افتخار نقوی' مذہبی و سیاسی جماعتوں کی گول میز کانفرنس بلائی جائے: روداری کے دھرے میں لایا جائے: ڈاکٹر جاوید اقبال' جو سب آئی ڈی میں بدامنی پھیلانے والوں کو بے نقاب کیا جائے: نصراللہ

فرقہ واریت کے خاتمہ کیلئے 13 نکاتی فارمولے کا اعلان
بنیاد "اپنا عقیدہ مت چھوڑو اور دوسرے کے عقیدے کو نہ چھیڑو" بنایا گیا ہے' تمام مکاتب فکر کا اتفاق ہے

اعظم طارق نے فرقہ واریت کے خاتمہ کیلئے دس نکاتی فارمولا پیش کر دیا
شیعہ سنی رہنما تفتیش کیلئے خود رضاکارانہ طور پر پیش ہو جائیں' متنازعہ مسائل کی تشہیر نہ کریں

فیصل آباد میں نوجوان کا قتل' سنی تحریک کے کارکنوں کی بازاروں میں توڑ پھوڑ' تین تنظیموں میں مورچہ بند فائرنگ

فیصل آباد میں سنی تحریک کا احتجاجی مظاہرہ' فائرنگ سے 2 افراد زخمی
پولیس خاموش تماشائی بنی رہی' سمندری اور تاندلیانوالہ سے پولیس فورس بلانا پڑی' 10 کارکن اسلحہ سمیت گرفتار

سپاہ صحابہ مانانوالہ کے صدر مولانا عبدالمجید قاتلانہ حملے میں شدید زخمی
قریبی گاؤں سے واپس آ رہے تھے کہ چار افراد نے دبوچ لیا۔ حملہ آور فرار

"پابندی لگی تو حکمران مالاکنڈ' کراچی کو بھول جائیں گے"
متبادل قیادت' جماعت کا نام اور پرچم ترتیب دیدیا ہے: جھنگ میں بات چیت

حکومت دیگر تنظیموں سے اسلحہ لے تو ہم اپنا اسلحہ جمع کرا دیں گے: ساجد نقوی
ایک مخصوص گروپ کی پشت پناہی کی جا رہی ہے' کھاریاں میں جاں بحق ہونیوالوں کی تدفین کے بعد خطاب

تحفظ دیئے بغیر کوئی ہم سے کلاشنکوف واپس نہیں لے سکتا' اعظم طارق
جب قتل و غارت گری عام ہو جائے تو شریف شہریوں کو لائسنسی اسلحہ دینا ضروری ہوتا ہے

اسلحہ پر پابندی سازش ہے' سپاہ صحابہؓ اسے کامیاب نہیں ہونے دے گی: نواز بلوچ
اسلحہ مسلمان کا زیور ہے' پابندی سے فرقہ واریت کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا

دینی ادارے اسلام کے قلعے ہیں' انہیں بدنام کرنیوالوں کیخلاف کارروائی ہو گی' گورنر
حکومت فرقہ وارانہ تشدد میں ملوث عناصر کا سدباب کرے گی' مسئلے سے نمٹنے کی کوشش کر رہے ہیں

دینی مدارس کسی کے باپ کی جاگیر نہیں' گورنر مفتی نہیں' اعظم طارق
دینی مدارس کو انگریز ختم نہیں کر سکا' گورنر کیا کریں گے' وہ اہل سنت کا مذاق اڑاتے ہیں

دینی مدارس کسی کو حساب کتاب دینے کے پابند نہیں ہیں
گورنر پنجاب کو اپنے دائرہ میں رہ کر بات کرنی چاہئے۔ مولانا اعظم طارق

دینی مدرسوں کی طرف اٹھنے والی آنکھ کو پھوڑ دیا جائیگا' سمیع الحق
علماء گھروں سے نکل آئیں' حکومت زکوٰۃ فنڈ سے اربوں روپے اپنی عیاشی پر اڑا رہی ہے

ایک سال میں نشانہ بننے والی ساتویں مسجد: تخریب کاروں کا حلیہ ایک جیسا ہے
انتظامیہ کو الرٹ کیے جانے کے باوجود ملزم ایسی مسجد میں دھماکہ کرنے میں کامیاب ہوئے جس سے متصل ایس پی سی بیٹھتے ہیں
کھاریاں اور مسجد بیت السلام کی وارداتوں کے الزام میں فریقین کے بیس بیس سرگرم رہنما پکڑ لئے جائیں: اعلیٰ پولیس افسر کی تجویز
27-11-94

مسجد بیت السلام میں دھماکہ کے ملزموں کا سراغ لگا لیا گیا
اندرون شہر ملزموں کے گھروں میں چھاپے مارے گئے لیکن ملزم تالے لگا کر اہل خانہ سمیت فرار ہو چکے تھے
اردو بازار اور ملحقہ مارکیٹیں دوسرے روز بھی احتجاجاً بند رہیں' مسجد غسل کے بعد نمازیوں کیلئے کھول دی جائیگی

تعصب اور مذہبی منافرت ختم نہ ہوئی تو یہاں روس کی تاریخ دہرائی جائیگی: نصر اللہ
چند سال قبل امریکہ میں ایک مسجد نہیں تھی اب وہاں گیارہ سو ہیں لیکن یہاں مسجدیں ویران کی جا رہی ہیں

ناموس صحابہؓ کے تحفظ کیلئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے' فاروقی
27-11-94
پاکستان کا مقدر اسلام سے وابستہ ہے' عظمت اصحاب مصطفیٰ کانفرنس سے خطاب

فرقہ واریت کا سدباب: جے یو آئی (ف) 9 دسمبر کو کل جماعتی کانفرنس بلائے گی
دینی و سیاسی جماعتوں کے علاوہ حکمران جماعت کو بھی مدعو کیا جائے گا
نواز شریف' ساجد نقوی اور سپاہ صحابہ نے اس بارے میں اتفاق کیا ہے
ہماری جماعت مفاہمت کیلئے پل کا کردار ادا کرے گی: اجمل قادری

علماء کے ہاتھوں میں کلاشنکوف اچھی نہیں لگتی' چودھری فاروق
مساجد پر حملے علماء کو بدنام کرنے کی سازش ہیں' اس وقت اتحاد کی اشد ضرورت ہے

حکومت کا سارا زور سپاہ صحابہؓ کو دبانے پر ہے' اعظم طارق
میدان سیاست پر زینت چھائے ہوئے ہیں' ہم پر فرقہ واریت کا الزام غلط ہے' صدیق اکبر کانفرنس سے خطاب

ملزموں کو کھلا چھوڑنیوالی اسلحہ پر پابندی کی پالیسی قبول نہیں' اعظم طارق

ایجنسیوں اور حکومت کا گٹھ جوڑ ہے' جمعہ کو ملک بھر میں یوم احتجاج منائیں گے: علامہ افتخار حسین نقوی
عظمت اسلام کانفرنس کے شرکاء کی ہلاکت کیخلاف تحریک جعفریہ اور سپاہ محمد کے مظاہرے
سپاہ محمد نے ٹھوکر نیاز بیگ اور تحریک جعفریہ نے ناصر باغ سے ٹولنٹن مارکیٹ تک احتجاجی جلوس نکالے

تحریک جعفریہ کے کارکنوں کی بس پر نامعلوم افراد کی فائرنگ' ایک شخص جاں بحق
ایک کارکن شدید زخمی' بس عظمت اسلام کانفرنس کے شرکاء کو واپس لے جا رہی تھی

کھاریاں کے واقعہ کا سپاہ صحابہ سے کوئی تعلق نہیں
صحابہ دشمن فرقہ کا تمام لٹریچر ضبط اور ناموس صحابہ بل منظور کیا جائے
دہشت گردی کرنے والوں کو ہم نشان عبرت بنا دیں گے۔ مولانا فاروقی

سپاہ صحابہ وہاڑی کے صدر کو بوریوالہ میں قتل کر دیا گیا
مقتول نماز جمعہ پڑھ کر مسجد سے باہر نکلے تو کلاشنکوف سے مسلح افراد نے فائرنگ کر دی' ایک شخص شدید زخمی

آج حاجی مشتاق کے قاتل گرفتار نہ ہوئے تو خود نمٹ لیں گے' اعظم طارق
ایسے قانون کو نہیں مانتے جو جان و مال کا تحفظ نہ کر سکے' قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے
حاجی مشتاق کو سپرد خاک کر دیا گیا' مشتعل افراد نے وکیل کے کلرک کو زخمی کر دیا' شہر میں ہڑتال

اداریہ

مدیر کے قلم سے

بے حسی اور بے بسی کے فالج کا علاج!

ہمیں بے حسی کے سانپ نے اگر سونگھ نہ لیا ہوتا تو آج ہماری بے کلی، بے چینی اور کوفت کا کیا حال ہوتا؟۔ اپنے پڑوس میں ہی تین اطراف دیکھیں تو ہندوستانی مسلمانوں کی بے بسی کا منظر، کشمیر کے کلمہ گو نوجوانوں کا قتل عام، ان کی ماؤں بہنوں بیٹیوں کی بے حرمتی کی رونگٹے کھڑے کر دینے والی داستانیں اور افغانستان میں برادر کشی کے علاوہ احیائے اسلام کے خواب کی تعبیر کو پریشان کر کے رکھ دینے والے واقعات کا تسلسل ہمارے سامنے کھلا پڑا ہے۔ ان میں سے کونسی چیز اطمینان بخش ہے؟۔ اپنے دائرہ نظر کو ذرا وسیع کریں تو اراکان (برما) میں مسلمانوں پر جینا حرام کر دیا گیا ہے، پورا عالم عرب امریکہ کی وساطت سے یا براہ راست صیہونیت کے شکنجے میں جکڑا جا چکا ہے۔ یاسر عرفات جیسے "مجاہدین حریت" سمیت سب عرب حکمران ایک ایک کر کے اسرائیل کے سنگ آستاں پر سجدہ ریز ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ عراق میں معصوم مسلمان بچے صدام حسین کے جرائم کی سزا بھگتتے ہوئے غذا اور دواؤں کی کمی کا شکار ہو کر موت کے گھاٹ اتر رہے ہیں۔ فلپائن میں مسلمان مورو قبائل سالہا سال سے اپنی آئینی طور پر عیسائی ریاست کے جور و ستم برداشت کرتے کرتے تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق ہتھیار اٹھانے پر مجبور ہو گئے اور مسلح مزاحمت میں جانوں کا نذرانہ دیتے چلے آ رہے ہیں۔ انڈونیشیا نام کے سب سے بڑے مسلمان ملک کو حکمرانوں کی مصلحتوں نے عیسائیت کے ہاتھوں مفتوح ہو جانے کی اجازت دے دی ہے۔ صومالیہ میں تازہ دریافت ہونے والے تیل اور دیگر معدنی ذخائر پر قبضہ کرنے کے علاوہ بحر احمر کے آبی راستے پر اپنی چوکی بنانے کی غرض سے امریکہ نے سازشوں کا تانا بانا بنا، مسلمانوں کو خود مسلمانوں ہی کے ہاتھوں لاکھوں کی تعداد میں موت کے گھاٹ اتروایا اور پورے ملک کو ملبے کا ایک ڈھیر بنا کر رکھ دیا ہے۔ کیا یہ صورت حال ہماری نیندیں اڑانے کے لئے کافی نہیں، بالخصوص اس صورت میں کہ ہمارے اپنے ملک کے حالات بھی اس حد تک دگرگوں ہو چکے ہوں کہ کوئی بھی بد سے بدتر حادثہ کسی بھی وقت رونما ہو سکتا ہے؟۔

آگے بڑھیں تو ایران، عراق اور ترکی کے سنگم پر آباد اور تقریباً بے وطن کرد مسلمانوں کا ابتلاء ختم ہوتا نظر نہیں آتا۔ وہ قوم جس نے ملت کو صلاح الدین ایوبیؒ جیسا سپوت دیا تھا، آج محکوم و مقہور ہے اور اپنے جینے کا حق بھی خود اپنے مسلمان بھائیوں سے بھیک کی طرح مانگنے پر مجبور ہے اور بوسنیا ہرزیگوینا کے ذکر پر تو ... "اک تیر میرے سینے پہ مارا کہ ہائے ہائے" ---- کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ "قفس میں مجھ سے روداد چمن کہتے نہ ڈر ہمدم" کہ عالمی ذرائع ابلاغ ہمیں پل پل کی خبر دے رہے ہیں تاکہ ہم سب کچھ دیکھتے سنتے بھی انجان بنے رہنے کی مشق میں خوب پختہ ہو جائیں۔ چکنے گھڑے بن کر رہ جائیں جن پر پانی کی بوند ٹپکتی ہے تو کوئی نشان بھی چھوڑے بغیر بکھر کر رہ جاتی ہے۔ ہمارے دل و دماغ پتھر کے ہو جائیں بلکہ اس سے سخت تر کیونکہ پتھروں کی آنکھوں میں بھی کبھی کبھار آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے، چٹانوں کے سینوں سے بھی چشمے جاری ہو جاتے ہیں۔ آج بیہاج کے اسی ہزار (۸۰۰۰۰) مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر کیا بیت رہی ہے؟۔ ہمیں ایک ایک تفصیل معلوم ہے لیکن کریں تو کیا کریں۔ ہم پر تو بے حسی اور بے بسی کے فالج کا حملہ ہو چکا ہے۔

"افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر" یہ قاعدہ کلیہ درست ہے لیکن صرف اس وقت جب اجتماعیت کی کوئی شکل موجود ہو ورنہ اکیلا چنا، بھاڑ کیا پھوڑے گا۔ گھاس پھوس کے تنکوں کو تو ہوا بھی اڑائے پھرتی ہے لیکن یہی ایک دوسرے سے پیوست ہو کر رسی بن جائیں تو کون سی بلا ہے جسے اس میں باندھ کر بے ضرر نہ بنایا جا سکے۔ اور یہ رسی اگر "حبل اللہ المتین" ہو تو سبحان اللہ!۔ "ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ"۔ مسلمان جس دن بھی اسی منصب پر فائز ہونے کا فیصلہ کر لیں گے جو ازل سے ان کے لئے مخصوص ہے یعنی اللہ کی زمین پر اللہ کی خلافت کا منصب، بطور وائسرائے رب کی دھرتی پر رب کا نظام نافذ کرنے کی ذمہ داری کا عہدہ، اسی دن نظام خلافت قائم ہو جائے گا اور عالمی نظام خلافت ----- جو اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق پورے کرۂ ارضی پر پورے شان سے قائم ہو کر رہے گا ---- اگر قائم ہو تو دنیا کا نقشہ کیا ایسا ابتر ہو سکتا ہے جو بالفعل ہے اور جس کی طرف اوپر ہم نے محض اشارے کئے ہیں؟۔ کیا مسلمان اس درجے بے بس اور بے حس ہو سکتا ہے؟۔ اور عالمی خلافت تو بڑی بات ہے، پاکستان جیسے ملک خداداد میں ہی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام عمل میں آ جائے تو پوری دنیا کے مسلمانوں میں ایک نئی زندگی کی لہر سی دوڑ جائے گی، نیو ورلڈ آرڈر دن کی روشنی نہ دیکھ سکے گا، صیہونی عزائم خاک میں مل کر رہ جائیں گے۔ کوئی اندازہ کر سکتا ہے، خلافت علی منہاج النبوۃ کے رعب داب کا عالم کیا ہو گا؟۔

بے حسی اور بے بسی کے فالج کا علاج صرف ایک ہے، یہ کہ ہم نظام خلافت کی آمد کے لئے راستہ ہموار کرنے کی غرض سے کمر ہمت کس لیں۔ اور یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ کمر ہمت کس لینے سے مراد کیا ہے!۔ پہلے خود اللہ تعالیٰ کے خلیفہ بنئے، اپنی ذاتی زندگی میں اور اپنے گھر پر نظام خلافت قائم کیجئے اور پھر گھر گھر یہ پیغام پہنچا دیجئے کہ "جان بیٹا خلافت پہ دے دو!"۔ کیا قیامت ہے کہ ہمیں اپنی تاریخ سے بھی بے خبر رکھا جا رہا ہے۔ زیادہ دیر کی بات نہیں، رواں صدی ہی کے ابتدائی برسوں تک خلافت عثمانیہ کا ادارہ برقرار تھا اور چاہے اتنا کمزور ہو چکا تھا کہ فرنگی استعمار اس پر یورپ کے "مرد بیمار" کی پھبتی کستا تھا اور مذاق اڑاتا تھا لیکن اس کے باوجود کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ یہودیوں کو فلسطین میں بسنے اور زمین جائیداد خریدنے کا موقع دے سکے جس پر خلافت عثمانیہ کی طرف سے پابندی تھی۔ کیوں؟۔ اس لئے کہ خود عیسائیوں کے اصرار پر خلیفہ راشد ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودیوں پر یہ پابندی عائد کی تھی اور خلافت راشدہ سے صرف نام کی جزوی مماثلت رکھنے والی خلافت عثمانیہ نے اپنے آخری دم تک اس پابندی پر پوری طرح عمل کرایا۔ اب آپ ہی سوچئے کہ ہماری موجودہ زبوں حالی کا مداوا خلافت کے اسی آب نشاط انگیز کے سوا بھی کوئی ہے؟۔OO

ہماری تاریخ کا ایک درد ناک باب

جنرل محمد حسین انصاری

سقوط ڈھاکہ ہماری تاریخ کا نہایت درد ناک باب ہے۔ اسی زمانے کا ایک دکھ بھرا واقعہ قارئین کے پیش خدمت ہے، ممکن ہے اس درد ناک سانحہ کا پس منظر اور اس کے اسباب و علل سمجھنے میں مدد مل سکے۔ مشرقی پاکستان میں بغاوت کو کچلنے کیلئے حکومت پاکستان نے 25 مارچ 1971ء کو فوجی کارروائی (ملٹری ایکشن) کا حکم دیا تھا۔ اسی کارروائی کے ضمن میں چٹا گانگ (مشرقی پاکستان) میں سمندر کے کنارے لنگر شدہ سمندری جہاز سے توپخانے کا گولہ بارود 26 مارچ 1971ء کو میری نگرانی میں اتارا جا رہا تھا۔ یہ کام ایک انفنٹری پلٹن کے جوان سرانجام دے رہے تھے جو مشرقی پاکستانی تھے۔ ان جوانوں نے اتارے ہوئے گولہ بارود کو آگ لگا دی۔ بروقت علم ہو جانے کیوجہ سے اس پر فوراً قابو پا لیا گیا۔ نہایت ہی خطرناک نتائج کے حامل اس حادثہ سے اللہ کے فضل و کرم سے نمٹ کر میں ابھی فارغ ہی ہوا تھا کہ سہ پہر تین بجے کے لگ بھگ ایک مغربی پاکستانی خاتون بچہ اٹھائے میرے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ میں نے خیریت پوچھی تو وہ دکھی انداز سے مجھ پہ برس پڑی کہنے لگی مغربی پاکستانی لوگوں پر شہر میں جو ظلم ڈھایا جا رہا ہے اس کا تمہیں کچھ پتہ بھی ہے؟ یہ دیکھو میرا بچہ، اس کے پہلو پر چھری کا کتنا بڑا زخم ہے۔ میں نے ایک ماتحت افسر کے ہمراہ خاتون اور بچے کو تو قریبی فوجی میڈیکل سنٹر میں بھجوا دیا اور خود فوری طور پر شہر کی طرف توجہ دینے کا فیصلہ کر لیا۔ جو فوجی وہاں کام کر رہے تھے ان میں سے پنجاب رجمنٹ کے پندرہ جوان اور عہدیدار میں نے جمع کئے۔ کچھ امداد پاکستان نیوی کے کمانڈر سے لی اور ہم شہر کی جانب روانہ ہو گئے۔ اس وقت چار بجنے کو تھے۔ جونہی ہم چٹاگانگ براڈ کاسٹنگ اسٹیشن کے قریب پہنچے تو ہم پر فائر ہوا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد ہم نے براڈ کاسٹنگ اسٹیشن پر قبضہ کر لیا۔ اس دوران ہمارا ایک جوان شہید ہوا۔ کچھ اور آگے بڑھے تو پولیس اسٹیشن سے خاصی تعداد میں فائر آئے۔ یہاں باقاعدہ منصوبہ بندی سے حملے کی ضرورت پڑی جو بالآخر کامیاب ہوا۔ اس پولیس اسٹیشن کے انچارج نے آخری وقت بھاگ کر قریب کے گھر میں پناہ لینے کی کوشش کی۔ میں نے تعاقب کرتے ہوئے اسے برآمدے میں ہی گھیر لیا۔ دونوں اپنی اپنی اسٹین گن لئے مقابل آ گئے اور وہ میری دو گولیوں سے ڈھیر ہو گیا۔ اب شام ہونے کو تھی۔ چنانچہ ہم تھوڑی دور ایک چوک میں پہنچے اور تمام رات وہیں گزاری۔ تعمیر شدہ عمارتیں چونکہ چوک سے کچھ فاصلے پر تھیں لہٰذا مخالفین کی گولیاں کارگر حالت میں ہم تک نہ پہنچ پاتیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ہمارے ایکشن کیوجہ سے شہر کے اندر مغربی پاکستانی فیملیوں کے ساتھ جو غیر انسانی اور شرمناک سلوک کیا جا رہا تھا وہ کافی حد تک رک گیا تھا۔ صبح ہوتے ہی ہم نے قریب واقع پہاڑیوں کا رخ کیا جو ریلوے ہیڈ کوارٹر کا علاقہ تھا۔ ریلوے کا ورکشاپ وغیرہ تو پہاڑ تلی میں تھا مگر ہیڈ کوارٹر اور سٹاف جن کی واضح ترین اکثریت غیر بنگالی یعنی بہاریوں اور مغربی پاکستانیوں پر مشتمل تھی، کے رہائشی بنگلے انہیں پہاڑیوں پر تھے۔ یقین جانئے کہ یہ لوگ مشرقی پاکستانیوں کے ظلم سے اس قدر خوفزدہ تھے کہ پوری پوری فیملی اپنے ایک باتھ روم میں سہمے ہوئے اپنے آپ کو بند کئے بیٹھی ہوئی تھی۔ میں نے دروازے کھٹکھٹا کھٹکھٹا کر انہیں یقین دلایا کہ میں مغربی پاکستانی فوجی افسر ہوں تب وہ دروازے کھول کر باہر آئے۔ اس وقت ان کی حالت غیر، دیدنی تھی۔ کراچی میں مشرقی پاکستان ریلوے سے متعلق رہنے والے لوگوں کو وہ لمحات آج بھی بخوبی یاد ہوں گے۔ جب یہ فیملیز مغربی پاکستان منتقل ہونے کیلئے چٹاگانگ سے ڈھاکہ ایئرپورٹ پہنچیں اور جو پیغام انہوں نے ایک افسر کے ذریعے مجھے بھجوایا وہ میری زندگی کا سرمایہ ہے۔

ریلوے ہیڈ کوارٹر ایریا سے فارغ ہو کر میں نے شولا شہر مارکیٹ کا اپنے ساتھیوں کے ہمراہ رخ کیا۔ وہاں میں نے بنگال رجمنٹ کی ایک پلٹن کے مغربی پاکستانی کمانڈنگ آفیسر لفٹیننٹ کرنل کی لاش کو جانوروں سے چھڑوایا۔ آفیسر میس بلڈنگ کی سیڑھیوں پر پڑی ہوئی مغربی پاکستانی نوجوان افسروں اور کنٹین چلانے والے پٹھان کارندوں کی لاشوں کو پایا۔ وہ سین اور اس کے بعد اصفہانی جیوٹ ملز میں جو دیکھنا ہوا وہ سب آج بھی مجھے اذیت ناک دکھ پہنچاتا ہے۔ یہ واقعات پھر کبھی بیان کرونگا۔

اسلامی انقلاب کا سورج مشرق ہی سے طلوع ہو گا انشاء اللہ

کراچی (پ ر) امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے قرآن اکیڈمی کراچی میں جاری قرآن فہمی کورس کے شرکاء کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ مغربی دنیا میں مقیم مسلمانوں کی موجودہ نسل میں احیاء اسلام کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے لیکن امید واثق ہے کہ اسلامی انقلاب کا سورج مشرق ہی سے طلوع ہو گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں واقع خراسان میں افغانستان کے لوگوں نے اس صدی میں اسلام کی تلوار بلند کی ہے اور برصغیر ہند و پاکستان میں دعوت رجوع الی القرآن کی علمبردار تیسری نسل تنظیم اسلامی کی صورت میں موجود ہے۔ تلوار اور قرآن کے ملاپ سے ہی خراسان سے اسلام کا علم بلند ہو گا۔

رابطہ عوام مہم

شمس العارفین

تحریک خلافت پاکستان کے بنیادی مقاصد میں یہ بات شامل ہے کہ نظام خلافت اور اس کی برکات و ثمرات کے بارے میں عوام میں واضح شعور پیدا کیا جائے اس مقصد کے حصول کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق عوام سے انفرادی اور اجتماعی سطح پر رابطہ ضروری ہے۔ اس اہمیت کے پیش نظر خلافت کمیٹی ضلع ملیر ولانڈھی کے مشاورتی اجلاس میں رابطہ عوام مہم اور جلسے کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ پروگرام کے لئے کاظم آباد ماڈل کالونی کو منتخب کیا گیا۔

ایک روشن صبح کو کاظم آباد میں واقع مسجد حرا کے بالمقابل کھیل کے میدان کے ایک کونے میں پنڈال بنایا گیا۔ ابھی کئی معاونین تشریف نہیں لائے تھے لیکن فیصلہ یہی کیا گیا کہ رابطہ کے لیے فوراً روانہ ہوا جائے۔ پانچ رفقاء کا ایک گروپ گھر گھر رابطے کے لیے روانہ کیا گیا۔ روانگی سے پہلے ہدایات دی گئیں کہ اپنی نیتوں کو اللہ کے لیے شعوری طور پر خالص کیا جائے اور دوران رابطہ ذکر کا خصوصی اہتمام ہونا چاہئے۔ معاونین کے پاس ہینڈ بل تھے جو پہلے ہی دو ہزار کی تعداد میں چھپوائے جا چکے تھے۔ کچھ دور جانے کے بعد معاونین کو مزید دو چھوٹے گروہوں میں تقسیم کر دیا گیا تاکہ رابطے میں آسانی اور وسعت پیدا ہو۔ کچھ دیر بعد چند اور معاونین بھی تشریف لے آئے ان کو دوسرے علاقے میں رابطے کے لیے بھیج دیا گیا جبکہ باقی رفقاء پنڈال میں کیمپ کے پاس موجود تھے۔

دوپہر تک تمام رفقاء پنڈال میں موجود تھے۔ جمعہ کا وقت ہو رہا تھا چنانچہ نزدیکی علاقے کی تین مختلف مساجد (مسجد حرا۔ مسجد ابراہیم اور مسجد عمر) کے سامنے مکتبہ لگانے کے لیے تین گروہوں کو روانہ کیا گیا۔ ادائیگی نماز جمعہ کے بعد سب رفقاء نے پنڈال ہی میں کھانا کھایا۔ 4 بجے تک آرام کے لیے وقفہ تھا آرام کے بعد جلسے کے انتظامات کا آغاز ہوا 5 بجے تک سب انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ مہمان مقرر جناب انجینئر نوید احمد اور ناظم ڈویژن کراچی جناب نسیم الدین صاحب تشریف لا چکے تھے۔ نماز عصر کے بعد پروگرام کا آغاز جناب عارف عزیز نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ انہوں نے سورۃ عنکبوت کی ابتدائی آیات کی تلاوت کی۔ اس کے بعد انجینئر نوید احمد کو تقریر کی دعوت دی گئی انہوں نے اپنی مختصر اور جامع تقریر میں نظام خلافت کے قیام کے لیے ایمان اور عمل صالح کی اہمیت پر زور دیا اور فرائض دینی عبادت، شہادت علی الناس، اقامت دین کے عمل صالح سے تعلق کو واضح کیا۔ ان کی تقریر انتہائی موثر اور پر جوش تھی۔ صدر محفل جناب نسیم الدین صاحب نے اپنے افتتاحی کلمات میں صحابہ کرام کی زندگیوں کی مثالوں سے یہ بات واضح کی کہ نظام خلافت کا قیام قربانیوں کے بغیر ممکن نہیں۔ اذان مغرب کے وقت یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا

رجسٹرڈ ایل نمبر---- 9184
جلد : --------- 3
شمارہ : ------- 49
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

تحریک خلافت پاکستان کا نقیب
ہفت روزہ
ندائے خلافت لاہور

مدیر: اقتدار احمد
نائب مدیر: نعیم اختر عدنان
ترتیب و تزئین: غازی محمد وقاص
جاری کردہ شعبہ نشرو اشاعت تنظیم اسلامی
A-4 مزنگ روڈ لاہور

پتہ:

شمالی پنجاب و ہزارہ ڈویژن میں دعوتی و تنظیمی سرگرمیاں

(نامہ نگار) ناظم حلقہ جناب شمس الحق اعوان کی قیادت میں تین رفقاء پر مشتمل جادہ حق کے متلاشیوں کا قافلہ دعوتی و تنظیمی سرگرمیوں کے لیے ترتیب دیا گیا۔ اسے رابطہ مہم کے سلسلے کی ہی کڑی قرار دیا جائے تو غلط نہ ہو گا۔ کچھ عرصہ پہلے "اسرہ مانسہرہ کے رفقاء نے محترم شمس الحق اعوان کو ماہانہ درس قرآن کے لیے مدعو کیا تھا۔ درس قرآن کی یہی محفل اس پروگرام کا محرک بنی۔ قریب وجوار کے علاقے میں مقیم رفقاء سے رابطہ کا پروگرام بنایا گیا پیش نظر مقصد یہ تھا کہ ہمارے ساتھی انقلابی فکر کو پھیلانے میں اپنی جدوجہد تیز تر کر دیں۔

ہم مقصد لوگوں کا یہ قافلہ راولپنڈی سے حسن ابدال پہنچا۔ یہاں ہمارے ایک رفیق محترم ساجد صاحب لارنس پورولن ملز میں کیمیکل انجینئر کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ نماز عصر کے بعد ان سے ملاقات ہوئی باہمی تبادلہ خیال کے نتیجے میں بھائی ساجد صاحب ہمارے ساتھ "کامرہ" جانے کے لیے تیار ہو گئے۔ کامرہ میں جناب نصیر احمد اور افتخار الحسن صاحب ہمارے تنظیمی ساتھی ہیں۔

ساتھیوں کی توجہ تنظیمی ذمہ داریوں کی طرف مبذول کروائی گئی باہمی رابطہ اور درس تدریس کا سلسلہ قائم کرنے کی ضرورت کا احساس دلایا۔ اگلی منزل ہری پور کے لیے رخت سفر باندھا یہاں ہمارے دو تنظیمی ساتھی بھائی عبدالعزیز اور آصف صاحب مقیم ہیں۔ ہمارے یہ دونوں ساتھی دو سال پہلے سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات سے اپنی ملازمت کو خیر باد کہہ کر آئے تھے اور اب اپنے دیس ہی میں رہ کر معاش کی جدوجہد کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ ناظم حلقہ جناب شمس الحق نے اپنے انہی ساتھیوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے کاروبار اور اہل و عیال کی ذمہ داریوں کی ادائیگی پر ہی جسم و جان کی ساری قوتیں صرف نہ کریں بلکہ اللہ سے کیے ہوئے عہد بندگی کی پاسداری کے لیے بھی وقت نکالیں۔

دعوتی قافلے کے یہ ساتھی دوسرے دن ایبٹ آباد کے راستے مانسہرہ پہنچے جہاں تنظیم کا باقاعدہ دفتر قائم ہے۔ نماز عصر کے بعد ناظم حلقہ نے پون گھنٹے پر محیط درس قرآن دیا۔ آپ نے حالات حاضرہ کے حوالے سے رفقاء کو ان کی نازک مگر بھاری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا۔ اس قدر نازک حالات میں بھی اگر ہم نے قوم کو بھولا ہوا سبق یاد دلانے میں کوتاہی کی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں مجرم ٹھہریں گے۔ جبکہ دوسری طرف دنیا بھر کے یہودی اپنی بھرپور یلغار کے ساتھ عالم اسلام پر حملہ آور ہو چکے ہیں۔ ناظم حلقہ جناب شمس الحق اعوان نے ہری پور میں اسرہ کا نظم قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ رات کے کھانے کی دعوت قلندر آباد میں رہائش پزیر ہمارے رفیق انور صاحب نے دی جسے بخوشی قبول کرتے ہوئے رات بھی انھیں کے ہاں بسر کی۔ اگلے دن صبح دس بجے وہاں سے روانہ ہوئے ہمارا اگلا ہدف اٹک شہر تھا جہاں ہم ظہر کی نماز کے وقت پہنچے۔ یہاں پر ہمارے تین رفقاء جناب طیب صاحب انکے بیٹے محمود الحسن صاحب اور بھائی حافظ محمد اختر صاحب ہیں۔ جناب طیب صاحب نے جب ہماری تواضع چائے پھلوں سے کرنی چاہی تو شمس الحق اعوان صاحب نے انہیں احساس دلایا کہ ہم یہاں کھانے کے لیے نہیں آتے۔ آپ ہماری ان چائے پھلوں سے کیوں مت مار رہے ہیں اللہ سے جو عہد آپ نے کیا ہوا ہے ہم تو اس کی یاد دہانی کیلئے آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں۔ ایک ماہ قبل بھی ہمارے دو ساتھیوں سے ناظم حلقہ نے رابطہ کیا تھا اور تاکید کی تھی کہ آپ سالانہ اجتماع میں ضرور تشریف لائیں لیکن آپ دنیاداری میں اس قدر الجھے ہوئے ہیں کہ شیطان نے آپ کو اپنا وعدہ ہی بھلا دیا ہے۔ اس پر انہیں کچھ احساس ہوا اور وعدہ کیا کہ اب انشاء اللہ نظم کی پابندی ضرور کریں گے اور دروس کا سلسلہ بھی شروع کریں گے۔ بعد ازاں ہم تحریک خلافت کے ایک معاون جناب سید محمد شاہ صاحب کے پاس گئے انہیں بھی ہم نے تنظیم کا بنیادی لٹریچر فراہم کیا۔ ان کی گفتگو سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ بھی جلد ہی تنظیم میں شامل ہو کر ایک فعال رفیق ثابت ہونگے اللہ تعالیٰ انہیں اس پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین۔ دورے کے دوران سب مقامات پر تنظیم کا بنیادی لٹریچر فراہم کیا گیا ہے تاکہ رفقاء تنظیم کے فکر سے پوری طرح آگاہ ہو سکیں نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد یہ قافلہ اٹک سے روانہ ہوا ہمارا اگلا ہدف واہ سمنٹ فیکٹری میں ملازم ہے ہمارے نئے رفیق جناب سلیم صدیقی تھے۔ نماز عشاء کے بعد ان سے ملاقات ہوئی۔ شمس الحق اعوان صاحب کی ہدایت کے مطابق انہیں کافی تعداد ہی کتب مہیا کی گئیں تاکہ وہ خود بھی ان کا مطالعہ کریں اور احباب کو بھی مطالعے کی ترغیب دیں۔ رات نو بجے وہاں سے فارغ ہو کر ہم راولپنڈی کے لیے روانہ ہوئے یوں یہ دعوتی قافلہ اللہ تعالیٰ کی توفیق و نصرت سے بخیر و عافیت اپنے پیش نظر کام کی تکمیل کے بعد واپس لوٹ آیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت و نصرت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تنظیم اسلامی کی مجلس عاملہ کا اجلاس 22 دسمبر کو لاہور میں منعقد ہو گا

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس 22 دسمبر بروز جمعرات لاہور میں منعقد ہو گا۔ اجلاس کی پہلی نشست صبح 9 بجے سے ایک بجے دوپہر تک جاری رہے گی۔ اس نشست کی صدارت ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کریں گے۔ اجلاس کی دوسری نشست بعد نماز مغرب قرآن اکیڈمی لاہور میں ہو گی جس کی صدارت امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کریں گے۔ اجلاس میں حلقہ جات اور مقامی تنظیموں کی دعوتی و تنظیمی سرگرمیوں کا جائزہ لیا جائے گا۔

تکبیر کے ایڈیٹر محمد صلاح الدین کا قتل قومی المیے کی نشاندھی کرتا ہے

(پ ر) تنظیم السلامی کی مجلس عاملہ نے ممتاز صحافی اور تکبیر کے مدیر اعلیٰ محمد صلاح الدین مرحوم کے بہیمانہ قتل پر انتہائی دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اسے قومی المیہ قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد کی زیر صدارت ہونے والے اس تعزیتی اجلاس میں مرحوم کی ملی خدمات کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہیں معروف دانشور بے باک صحافی' محقق' دور اندیش اور نیک مسلمان کے نام سے یاد کیا گیا۔ مجلس عاملہ نے مطالبہ کیا کہ قاتلوں کو فوراً گرفتار کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچانے میں عملاً کوئی کسر نہ اٹھا رکھی جائے۔ حکومت کو بھی خبردار کیا گیا کہ ملک میں تشدد وبا کی صورت میں اختیار کرتا جا رہا ہے جس کا فوری تدارک ازبس ضروری ہے

مملکت خداداد دہشت گردوں کی زد میں

نعیم اختر عدنان

"اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی" یہ مشہور مثل ملک کے حالات پر پوری طرح صادق آ رہی ہے۔ اقتدار کے مرکزی ایوان ہوں یا صوبائی ادارے ہر جگہ فساد نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ حکمران طبقات فسق و فجور اور فتنہ و فساد میں اس حد کو بڑی تیزی سے پھلانگتے جا رہے ہیں جہاں کائنات کے مالک کا فیصلہ "قول فیصل" کی شکل میں عذاب کا روپ اختیار کر کے قوم و ملک کی تباہی کا باعث بن جاتا ہے۔

معاشرتی و سماجی اعتبار سے اہل وطن کو کئی گروہوں میں تقسیم کر کے انہیں ایک دوسرے سے آمادہ جنگ کر دیا گیا ہے مذہبی فرقہ واریت اب اس انتہا تک پہنچ چکی ہے کہ مسجدیں اور ان کے نمازی بھی دہشت گردوں کی زد سے محفوظ نہیں رہے۔ مساجد اللہ کے شعائر میں سے ہیں جن کی بے حرمتی اور تذلیل اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گی۔ کہ وہ دہشت گردوں کے حملوں کی زد میں آ جائیں۔

مسلمانوں کی غالب اکثریت پر مشتمل نظریاتی تشخص کے حامل ملک کی عبادت گاہوں کو بھی دہشت گردی سے محفوظ و مامون نہ رکھ سکنے کی وجہ سے حکمران اللہ کے عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں حکمران طبقات کی یہ نا اہلی در حقیقت لوگوں کو مساجد سے روکنے کے جرم کی اعانت کے مترادف ہے جس کی سزا مجرم کے ساتھ ساتھ اعانت جرم کے مرتکب کو بھی ملتی ہے۔

معاشی حوالے سے باشندگان ملک کی حالت زار کو اگر دیکھا جائے تو حالات اس قدر خوفناک اور بھیانک منظر سامنے لاتے ہیں کہ پہچانی ہوئی صورت بھی پہچانی نہیں جاتی۔

وسائل رزق اور ملکی دولت کا رخ اور بہاؤ مسلسل مترفین و اغنیاء کی طرف ہی جاری ہے۔ عوام الناس کی اکثریت دو وقت کی روٹی کے حصول کی خاطر پہلے ہی سے کمر توڑ محنت میں لگی ہوئی تھی کہ آندھی اور طوفان کی طرح مہنگائی نے ہر گھر کے بجٹ کو تہہ و بالا کر دیا ہے سوئی گیس اور بجلی کے بل لوگوں کے خون پسینے کی کمائی سے نہیں بلکہ ان کے خون کو نچوڑ کر وصول کیے جا رہے ہیں۔ عوام پر حکمرانوں کی یہی نوازش مزید کچھ عرصہ تک جاری رہی تو ملک کے غریب عوام اکیسوں صدی کی بجائے پتھر اور غار کے زمانے کی طرف لوٹنے میں عافیت محوس کریں گے۔ اہل اقتدار' وزیروں اور مشیروں کی چمکتی دمکتی لمبی لمبی کاروں کی بہتات ان کے محلات اور بنگلوں کی وسعت کے پہلو بہ پہلو ملازم پیشہ لوگوں کی عوامی ٹرانسپورٹ تک سے محرومی ان کے احساس محرومی میں مزید اضافے کا باعث بن رہی ہے جبکہ رہائش کے لئے ذاتی گھر تو شاید اگلے جہان میں ہی کسی جگہ میسر آ سکے اس دنیا میں مکان کے کرائے کی صورت میں "تاوان" اور جتی ناقابل برداشت بوجھ بن گیا ہے۔

دہشت گرد' لٹیرے اور ڈاکو پولیس انتظامیہ اور فوج کی دسترس سے بے قابو ہو کر نہتے عوام کی تمناؤں اور خواہشوں کا خون بہانے میں بغیر کسی روک ٹوک کے مصروف عمل ہیں۔

انسانی جان بے وقعت اور اس کی عزت و تکریم بے حیثیت ہو چکی ہے جس ملک کے لوگ عرصہ دراز سے ایسے حالات سے دو چار ہوں اس کی آزادی و خوشحالی پر ناز کرنے کو جی چاہتا ہے۔ ۔ ۔ مگر ساتھ ہی ہمیں ایک اور خوف دامن گیر رہتا ہے وہ یہ کہ اس طرح کے حالات کو قرآن مجید میں ایک ایسے فتنے سے تعبیر کیا گیا ہے جس کی لپیٹ میں نیک و بد سبھی آ جاتے ہیں۔ کیا عجب کہ وہ وقت قریب ہی آ لگا ہو یا کچھ مہلت ابھی باقی ہو شاید کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بحیثیت قوم اپنی حالت بدلنے کی توفیق عطا فرما دے لیکن یہ توقع صرف اس وقت ہی کی جا سکتی ہے جب دین کے وارث و بہی خواہ دین کے نام لیوا دانشور اور پڑھے لکھے لوگوں سمیت عوام الناس کی اچھی بھلی تعداد انبیاء کرام اور سلف صالحین کے "اسوہ حسنہ" اور جذبہ عمل کو اپنی زندگی کا نصب العین اور مرکز و محور بنا لیں تو قوم و ملک کی تقدیر بدل سکتی ہے۔

کشمیر کا مسئلہ جنگ کے بغیر حل نہیں ہو گا۔

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے ایک قومی اخبار میں شائع ہونے والے ایک انٹرویو کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ میجر (ر) سعید ٹوانہ کی یہ رائے بالکل درست ہے کہ جنگ کے بغیر کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ جہاد آزادی کشمیر کے حریت پسندوں کو ہندوستانی فوج بڑی تیزی سے قتل کرنے میں مصروف ہے جبکہ ہم بڑے چین و آرام سے بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہیں۔ ہم میں نہ کوئی دم خم ہے اور نہ ہی جرات و ہمت۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا میجر سعید ٹوانہ نے کشمیر کا مقدمہ بڑے ٹھوس اور مدلل انداز میں پیش کیا ہے لیکن اصل سوال تو یہ ہے کہ ہم ہندوستان سے جنگ کیسے کریں؟ ہماری حالت تو یہ ہے کہ ہم بحیثیت قوم اللہ اور اس کے رسول سے حالت جنگ میں ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم فوراً نافرمانی و بغاوت کی اس جنگ کو اطاعت و صلح کی صورت دیکر اللہ کے آگے جھک جائیں۔ "اگر ہم یہ کر لیں تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اس طریقے سے پاکستانی قوم میں وہ جذبہ ایمانی پیدا ہو جائے گا جسے ہندو کیا دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکے گی۔ انشاء اللہ